120913 ـ احصان (يعنى شادى شده زانى) كى حالت ميں زنا كرنے پر رجم كى سزا مرتب ہونے والى شروط

سوال

جس بيوى كا نكاح ہو چكا ہو اور خاوند نے اس سے دخول نہيں كيا اگر وہ زنا كر لے تو اس كا حكم كيا ہے ؟
يعنى اس كى شادى ہو چكى ہے ليكن ابھى وہ اپنے والد كے گھر ميں ہى ہے اور اس كى رخصتى نہيں ہوئى اسے خاوند نہيں چھوا نہيں، كيا اس كى سزا رجم ہے يا كہ كوڑے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

زنا كبيرہ گناہ اور فحش كام ہے، زنا زانى سے ايمان كا نام سلب كر ليتا ہے، اور اسے عذاب و ذلت و رسوائى ميں ڈال ديتا ہے، ليكن اگر وہ توبہ كر لے تو سب معاف ہو جائيگا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم زنا كے قريب بھى مت جاؤ يقينا يہ بہت فحش كام اور برا راہ ہے الاسراء (32).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب زانى زنا كرتا ہے تو وہ مومن نہيں ہوتا "

صحيح بخارى حديث نمبر (2475) صحيح مسلم حديث نمبر (57).

اور نبكريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ بھى فرمان ہے:

" جب آدمى زنا كرتا ہے تو اس سے ايمان نكل جاتا ہے اور وہ اس پر سائے كى مانند ہوتا ہے، جب زنا ختم كردے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4690) سنن ترمذى حديث نمبر (2625) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ قبر میں زانیوں کو عذاب ہوتا ہے، اور انہیں آگ کا عذاب دیا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1320).

اس جرم کے قبیح اور شنیع ہونے کی بنا پر ہی اللہ سبحانہ و تعالی نے شادی شدہ ہونے کی حالت میں زنا کا مرتکب ہونے کی سزا موت تك رجم کرنے کی سزا مقرر کی ہے، اور اگر غیر شادی شدہ ہو یعنی کنوارہ ہو تو سو کوڑے اور ایك برس تك جلاوطنی کی سزا ہے.

کنوارے زانی کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

زانی عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایك کو سو کوڑے مارو، ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے النور (2)

لیکن (محصن) شادی شدہ زانی کی سزا رجم ہے یعنی پتھر مار مار کر ہلاك کر دینا جیسا کہ مسلم شریف کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ و تعالی نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے، کنوارہ کنواری (سے زنا کرے تو) اسے سو کوڑے اور ایك برس تك جلاوطن کیا جائیگا، اور شادی شدہ شادی شدہ عورت (کے ساتھ زنا کرے) تو سو کوڑے اور رجم ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1690).

الثیب: محصن یعنی شادی شدہ کو کہتے ہیں، چاہے وہ مرد ہو یا عورت.

اور المحصن: وہ آزاد بالغ اور عاقل شخص ہے جو صحیح نکاح میں وطئ کرے.

صرف نکاح چاہے اس سے خلوت بھی ہوئی ہو سے محصن نہیں ہو جائیگا، اس میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں، بلکہ وطئ اور مجامعت ضروری ہے، یعنی نکاح کے بعد اگر مجامعت کرنے کے بعد کوئی زنا کرے تو وہ محصن کہلائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم کا اجماع ہے کہ رجم صرف محصن شادی شدہ کو ہی کیا جائیگا.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:

" جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے اس کو رجم کرنا حق ہے "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کسی بھی مسلمان شخص کا خون بہانا جائز نہیں، مگر تین اسباب میں سے ایك کی بنا پر: یا پھر وہ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے "

احصان کی سات شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

عورت کی شرمگاہ (قبل) میں وطئ کرنا.

اس شرط میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" شادی شادہ شادی شدہ کے بدلے سو کوڑے اور رجم ہے "

اور ثیابۃ: یعنی شادی شدہ ہونا قبل میں وطئ سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے اسا کا معتبر ہونا ضروری ہے، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جماع کے بغیر نکاح سے محصن ہونا ثابت نہیں ہوتا، چاہیے اس میں خلوت بھی ہوئی ہو، یا قبل کے بغیر وطئ ہوئی ہو یا دبر میں وطئی ہوئی ہو یا پھر کچھ نہ ہوا ہو تو اسے محصن نہیں کہا جائیگا؛ کیونکہ اس سے عورت ثیب نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ کنوارہ پن سے خارج ہوتی ہے، جن کی حد سو کوڑے اور ایك برس جلاوطنی ہے، اس لیے کہ حدیث میں یہی وارد ہے.

اور وطئ میں یہ ضروری ہے کہ حشوہ یعنی عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں غائب اور داخل ہو؛ کیونکہ یہ وطئ کی حد ہے جس کے ساتھ وطئ کے احکام کا تعلق ہے.

دوسری شرط:

وہ نکاح میں ہو؛ کیونکہ نکاح کو احصان کا نام دیا جاتا ہے؛ اس دلیل فرمان باری تعالی ہے:

اور شادی شدہ عورت .

یہاں محصنات کا لفظ بولا گیا ہے، اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ زنا اور وطئ شبہ سے وطئ کرنے والا محصن یعنی شادی شدہ شمار ہو، اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے کہ لونڈی سےوطئ کرنے والا شادی شدہ کہلاتا ہو، اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ یہ نکاح نہیں، اور نہ ہی اس سے نکاح کے احکام ثابت ہوتے ہیں.

تیسری شرط:

وہ نکاح صحیح ہو، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، جن میں عطاء، قتادہ، مالك، شافعی، اور اصحاب الرائی شامل ہیں.

چوتھی شرط:

آزادی، ابو ثور رحمہ اللہ کےعلاوہ باقی سب اہل علم کے ہاں یہ شرط پائی جاتی ہے.

پانچویں اور چھٹی شرط:

بلوغت، اور عقل،اگر بچے اور مجنون نے وطئ کر لی اور پھر بالغ یا عقلمند ہو گیا تو وہ محصن شمارنہیں ہو گا، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، اور امام شافعی کا مسلك بھی یہی ہے.

ساتویں شرط:

وطئ کی حالت میں ان دونوں میں کمال پایا جائے، وہ اسطرح کہ عقلمند اور آزاد مرد عقلمند اور آزاد عورت سے وطئ کرے، امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول یہی ہے.

اور امام مالك کہتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے ایك کامل ہو تو وہ محصن ہو گا، لیکن بچہ نہیں جب وہ کسی بڑی عورت سے وطئ کرے تو وہ اسے محصن نہیں کریگا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 41).

اور مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (2 / 224) بھی دیکھیں.

اس سے علم ہوا کہ جس بیوی کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے اور خاوند نے اس سے جماع اور وطئ نہیں کی اور وہ عورت زنا کر لے تو اس کی سزا کوڑے ہیں، نہ کہ رجم، کیونکہ ابھی وہ محصن نہیں ہوئی.

واللہ اعلم .